

١٣١٨ هـ

أنباء المصطفى

بحال سرٍ وأخفى

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادری البریلوی

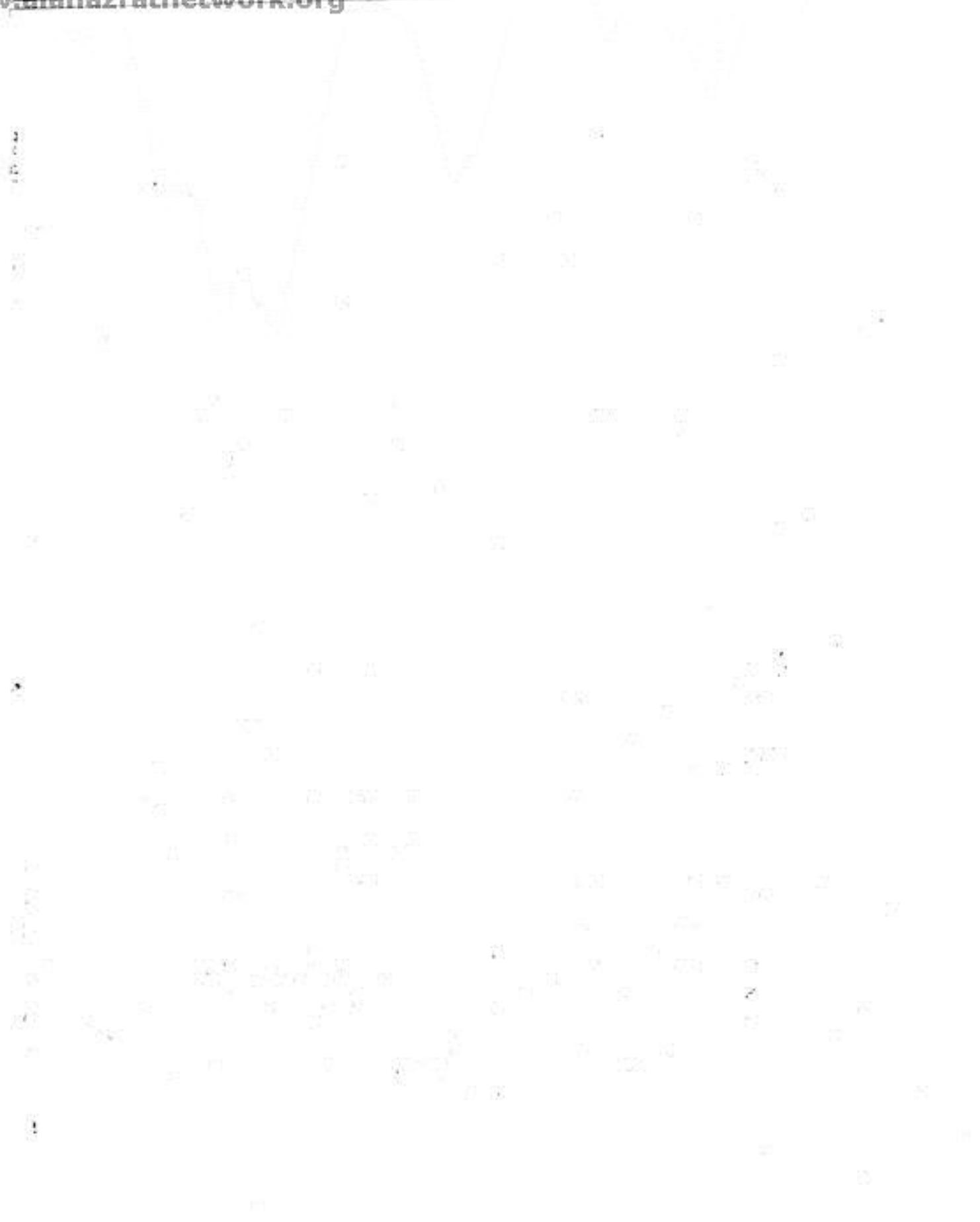
١٢٧٢ - ١٣٤٠ هـ



ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبدالستار سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 صفحیں جلدیوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاؤشوں سے اثرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتہک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاوں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مسامی جیلے کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاً حم الہ احسنالجزاء



رسالہ

إِنْبَاءُ الْمُصْطَفَى بِحَالِ سَرِّ وَأَخْفَىٰ

۱۳

۱۸

(مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دینا پوشیدہ کی اور پوشیدہ ترین کی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

من المکملہ از دہلی چاند فی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۲۱ ربیع الآخر شریعت ۱۴۱۸ھ
حضرات علمائے کرام اہلسنت کیا فرمائے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے علم غیر عطا فرمایا ہے دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہو گا حتیٰ کہ بد الملت سے نہ لے کہ
دوزخ و جنت میں داخل ہونے تک تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر تفصیل سے جانتے ہیں، اور جمیع
اولین و آخرین کو اس طرح ملاحظہ فرمائے ہیں جس طرح اپنے کفت وست مبارک کو، اور اس دعوے کے
ثبوت میں آیات و احادیث و اقوال علماء پیش کرتا ہے۔

بگروں اس عقیدے کو کفر و شرک کہتا ہے اور بکمال درشتی دعویٰ کرتا ہے کہ حضور رسول عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کچھ نہیں جانتے، حتیٰ کہ آپ کو اپنے خاتمے کا حال بھی معلوم نہ تھا، اور اپنے اس دعوے کے

عہ زید سے مراد جناب مولانا ہدایت رسول صاحب الحسنی مرحوم ہیں۔

اثبات میں کتاب تقویۃ الایمان کی جگہ اتنی سپسیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپ کو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمادیا تھا، دونوں طرح شرک ہے۔ اب علمائے ربائی کی جانب میں التہاس ہے کہ ان دونوں میں سے کون بربر حق ہوا فی عقیدہ سلف صالح ہے اور کون بد منصب ہجتی ہے، نیز عمر و کاد عویٰ ہے کہ شیطان کا علم مجازاً اللہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا گلگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ، ۳ پر یوں لکھتا ہے کہ ”شیطان کو وسعت علم نص سے ثابت ہوتی فخرِ عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطبی ہے۔“

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحيم

اللهم لك الحمد سر صدّا صد و سلو
و بارك على من علمته
الغيب و نزهته من كل عيوب
وعلى الله و صحبه ابداً سب
اف اعوذ بك من همّات الشّيّطين
و اعوذ بك سب ان يحضر ون.

اے اللہ تمام تعریفیں ہمیشہ ہمیشہ تیرے لئے ہیں،
درود و سلام اور رکت نازل فرما اس پر جس کو
تو نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور اس کو ہر عیوب سے
پاک بنایا ہے اور اس کی آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ
کے لئے۔ اے میرے پروردگار! تیری پناہ شاٹیں
کے وسوسوں سے، اور اے میرے پروردگار! تیری
پناہ کرو! میرے پاس آئیں۔ (ت)

زید کا قول حق و صحیح اور بکر کا زعم مردود و قبیح ہے۔ بیشک حضرت عزت عزت علختہ نے اپنے عجیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تما می او لین و آخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تاغزب، عرش تافرش سب انھیں دکھایا، ملکوت السموات والا رحمٰن کا شاہد بنایا، دوز اول سے روز آخر تک سب ما کان و ما یکون انھیں بتایا، اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علم عظیم عجیب کویم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا، نصرف اجلاً بلکہ صفت و کیم، ہر رطب و یابس، جو پتہ گرتا ہے، تین کی انہیں یوں میں جو دانہ کوئیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تقسیم لاجان لیا، فہم الحمد کثیر۔ بلکہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی اہل و صحبہ جمیں و کرم، بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصہ ہے، ہنوز احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار درہزار بے حد و کنار سمندہ

ہر اڑی ہے میں جن کی حقیقت کو وہ خود جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا ماک و مرلی جل و علا الحمد لله
العلیٰ الاعلیٰ۔

کتبِ حدیث و تصانیف علمائے قدیم و حدیث میں اس کے دلائل کا بسط شافی اور بیان والی ہے
اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل و حکم فصل ہے۔

آیات و تراثی

قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ت) :

و نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبَيَّنَّاً لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى
أَتَأْرِيْهِمْ نَعْمَلْنَاهُمْ بِمَا لَمْ يَعْلَمُوا
وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ لَهُ
أَوْ سَلَامٌ فَوْنَى كَمْ نَعْلَمْنَاهُمْ بِهِ
إِنَّمَا يَعْلَمُ الْجَنَّةَ مَنْ يَرَهُ
وَمَا كَانَ حَدِيثًا يَقْرَئُونَ

وَقَالَ اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ت) :

مَا كَانَ حَدِيثًا يَقْرَئُونَ وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الدِّيْنِ
تَصْدِيقَ لِيَهُ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ لَهُ
قَرآن وَهُوَ بَاتٌ نَمِيَّنِ جَوَنِيَّاً جَاءَ بَلَكَهُ الْأَكْلِيَّ كَتَابُوْنَ کِی
بَیْنَ يَدِیْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ لَهُ

وَقَالَ اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ت) :

مَا فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ لَهُ
هُمْ نَعْلَمْنَاهُمْ بِهِ اَمْ حَانِيْسَ رَكْبِيْ.

اقول و بالله التوفيق (میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔ ت) جب فرقان مجید
میں ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا، روشن، اور روشن بھی کس درجہ کا، مفصل، اور اہمیت کے مطہب میں
شے ہر موجود کو کہتے ہیں، تو عرش تما فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے
اور مخدوم موجودات کتابت لوح محفوظ بھی ہے تا با الفضورت یہ بیانات محیط، اس کے مکتوب بھی بالتفصیل
شامل ہوئے۔ اب یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ت) :

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْطَرٍ لَهُ
ہر چیز بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔

وقال اللہ تعالیٰ (اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ت) :

وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْتُهُ فِي أَمْرِ مِبْدَتٍ لَّهُ هُرْشَئِيْهُمْ نَفْنَيْ نَفْنَيْ مِنْ مَجْعَنْ فَرْمَادِيْهِ .
وقال اللہ تعالیٰ (اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ت) :

وَلَا حَيَّةٌ فِي الظَّلَمَاتِ إِلَّا مَاطَبٌ كُوئِيْ دَانَهُ نَمِيْسِ زَمِيْنَ كَيْ اَنْذِهِرُوْنَ مِنْ اُورَنَ كَوْنَيْ تَرَ
وَلَا يَأْبَسُ الْأَقْلَى كَتْبَ مَبْيَنِ لَهُ اُورَنَ كَوْنَيْ خَشَكَ مَغْرِيْرَ كَرَ سَبَ اِيكَ رَوْشَنَ كَتَابَ
مِنْ لَكْهَا هَيْهَ .

اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ نکوہ ہیر نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی
خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادہ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص تہیثہ ظاہر پر محول
رہیں گی۔ بے دلیل شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت نہیں، ورنہ شریعت سے امان اٹھ جائے، نہ احادیث
احاد اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ درجے کی ہوں، علوم قرآن کی تخصیص کر سکیں بلکہ اس کے حضور مصلح ہو جائیں کی بلکہ
تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا فسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اس کے
اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نصیح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحب
قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبت و بارک و سلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات جملہ مکان
و ما یکون الی یوم القيمة جمیع من درجاتِ لوحِ محفوظ کا علم دیا اور شرق و غرب و سماوادرض و عرش و
فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وللہ الحجۃ الساطعة اور جبکہ یہ علم قرآن عظیم کے
تبیاناً کل شئی (ہر چیز کا روشن بیان۔ ت) ہونے نے دیا، اور پر ظاہر کر کر و صفت تمام کلام مجید
کا ہے، نہ رکیت یا سورت کا۔ تو نزولِ جمیع قرآن شریعت لے پڑھے اگر بعض انبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام
کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیک (ان کا قصد ہم نے آپ پر بیان نہیں کیا۔ ت)
یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے لا تعلمہم (آپ ان کو نہیں جانتے۔ ت) ہرگز ان آیات کے
منافق اور علم مصطفوی کا نافی نہیں۔

الحمد لله جس قدر قصص و روایات و اخبار و حکایات علم عظیم محر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۵۹/۶ لِهُ الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ

۸۰/۶۰ لِهُ "

۱۲/۳۶ لِهُ الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ

۸۹/۱۶ لِهُ "

۱۰۱/۹ لِهُ "

کے گھنائے کو آیات قطعیہ قرآنیہ میں پیش کی جاتی ہیں ان سب کا جواب انھیں دو فقروں میں ہو گیا ہے دو حال سے خالی نہیں، یا تو ان قصص سے تاریخ معلوم ہو گی یا نہیں، اگر نہیں تو ان سے استدلال درست نہیں کر جب تاریخ مجھوں تو ان کا تمامی نزولِ قرآن سے پڑتے ہو ناصاف معقول اور اگر ہاں تو دو حال سے خالی نہیں، یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پڑتے کی ہو گی یا بعد کی، پہلی صورت میں استدلال کرنا درست نہیں، بر تقدیر شانی اگر مدعاۓ مخالفت میں نص صریح نہ ہو تو استناد مخصوص خرط القہاد مخالفین جو پیش کرتے ہیں سب انھیں اقسام کی ہیں۔ ان آیات کے خلاف پر اصلًا ایک دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے، اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کر لیں تو ایک یہی جواب جامع و نافع و نافی و قائم سب کے لئے شافی و کافی، کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں خبار احادیث سے استناد مخصوص غلط ہے۔ اس مطلب پر تصریحات ائمۃ اصول سے ابجحاج کروں اس سے یہی بہتر ہے کہ خود مخالفین کے بزرگوں کی شہادت پیش کروں ٹھ

معنی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث احاد کا سُنّا جانا بالا ہے طاق، یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں، نہ اصلًا اس پر اتفاقات ہو سکے۔ اسی براہین قاطعہ ما امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریبیں لکھتے ہیں:

”عَقَدَ مَسَأَلَ قِيَاسِيْ نَهِيْنَ كَقِيَاسِ سَعَيْتَ هُوَ جَائِيْنَ، بَلْ كَقِيَاسِيْ هُيْنَ، قَطْعَيَاتِ نَصوصِ سَعَيْتَ هُوَ تَبَيَّنَتْ هُيْنَ كَخَبْرِ وَاحِدِيْهَا بَحْلِيْ مَفْيِدِيْنَ، إِنَّا إِسَّا اسَّكَانَتْ اسَّوْقَتْ قَابِلِ التَّقَوْتْ ہو کر قطعیات سے اس کو ثابت کرے“^۱

نیز صفحہ ۸ پر لکھا:

”اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے، نظریات صحاح کا“^۲

صرف، ۸ پر ہے:

”احاد صحاح بھی معتبر نہیں، چنانچہ فنِ اصول میں مبرون ہے“^۳

الحمد لله تمام مخالفین کو دعوت عام ہے فاجمعوا شرکاء کو (اپنے شرکاء کو محبت کروت)

^۱ لہ البر اہین القاطع بحث علم غیب مطبع بلاسا واقع ڈھور ص ۱۵

^۲ لہ ” ” شبِ جمیر میں ارواح کے اپنے گھرانے کے اثبات میں روایات مخدوش ہیں“ ص ۸۹

^۳ ” ” مسئلہ فاتحہ اعتماد ہے اس میں صفات کیا احاد صحاح بھی قابل اعتماد نہیں“ ص ۹۲

چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدال لیا ایک حدیث متواتر تعلیمی الاقادہ چھانٹ لائیں جس سے صحتیں
صریح طور پر ثابت ہو کہ تمام نزولِ قرآن عظیم کے بعد بھی اشیاء مذکورہ مکان و مایکون سے فلاں مر
حضرور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی رہا جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا،
فَإِنْ لَعْنَفُوا لَهُنَّ لَفْعَلُوا فَاعْلَمُوا إِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ
لایہدی کید المخائیں ۴۷
ذکر سکو گے، تو خوب جان لو کہ ائمہ راہ نہیں دیتا
دعا بازوں کے مکروہ۔

والحمد لله رب العالمين (اور سب تعلیمیں اللہ کے لئے ہیں جو پورا دکار ہے عام جہانوں کا۔ ت)
یہی مولوی رشید احمد صاحب پھر لکھتے ہیں :

”خود فخر عالم علی السلام فرماتے ہیں و اللہ لا ادری ما یفعل بی ولا یکم (الحدیث)

(اور بخدا میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہو گا اور تمہارے ساتھ کیا ہو گا۔ ت)

اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے یچھے کا بھی علم نہیں۔“

قطع نظر اس کے کہ حدیث اول خود احادیث ہے، سلیم الحواس کو سن لائی تھی تو وہ مضمون خود آیت میں تھا اور
قطع نظر اس سے کہ اس آیت و حدیث کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہی کس وقت کے ارشاد ہیں
اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم و احادیث صحیح صحیح بحث اور صحیح مسلم میں اس کا ناسخ موجود کہ جب
آیت کریمہ،

لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبك تاکر اللہ بخش دے تمہارے واسطے سب
وماتاخریکہ اگلے پھٹکناہ۔

نازل ہوتی تو صاحب اپنے عرض کی:

هنسیاً لک یا رسول اللہ لقد بین اللہ لک ماذا یفعـل بلک
یا رسول اللہ! آپ کو بمارک ہو، خدا کی قسم! اللہ
عزوجل نے یہ توصاف بیان فرمادیا کہ حضور کے

۱۷ القرآن الکریم ۲/۲

۱۶ " " ۱۲/۵

۱۵ ص مطبع بلاسا واقع ڈھور مطبع بلاسا واقع ڈھور

۱۴ القرآن الکریم ۲/۳۸

فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَائِلٍ

ساتھ کیا کرے گا، اب رہا یہ کہ ہمارے ساتھ
کرے گا۔

اس پر یہ آیت اُتری:

لَيَدِ خَلِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّتٌ تَجْرِي
مَنْ تَحْتَهَا لَا تَنْهَرْ خَلْدَيْتْ فِيهَا
وَيَكْفُ عَنْهُمْ سِيَّا تَهْمَ وَكَانَ ذَلِكَ
عِنْدَ اللَّهِ فَوْزٌ أَعْظَمُ مَا يَطِي
تَأْكِدُ دَاخِلَ كَرْبَلَةِ الْإِيمَانَ وَالْمَلَوْنَ مَرْدُونَ أَوْ إِيمَانَ
وَالْمَلَوْنَ عَوْرَقَوْنَ كُوبَاغُونَ مِنْ جَنْ كَيْ نَيْچَے نَهْرِي بَهْتِي
بَهْتِي هَمِيشَرْ رَهِيْنَ گَے انْ مِنْ اُورْ مَشادَے انَ سَے
انَ کَے گَناَهَ، اُورْ يَهِ اللَّهُ كَے بِهَانَ بُرْدِي مَرَادَ
پَانَاهَ۔

یہ آیت اور ان کے امثال بے نظیر اور یہ حدیث جیل و شہیر۔

رَبَا شَيْخُ عَبْدِ الْحَتَّى کا حوالہ، قطع نظر اس سے کہ روایت و حکایت میں فرق ہے، اس بے اصل
حکایت سے استناداً اور شَيْخُ الْحَقْقَى قدس سرہ العزیز کی طرف اسناد کیسی جرأت و وقار است ہے۔ شیخ رحمۃ اللہ
تعالیٰ نے مارج شریف میں یوں فرمایا ہے:

اینجا اشکال می آئند کہ در بعض روایات آمدہ
است کہ گفت آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
من بنده امُّنی دامَ امَّ آن چ در پس ایں دیوارست،
جو ایش آنست کہ ایں سخن اصل نہ دارد، وروت
بد ان صحیح نشده است بکہ
اس موقعد پر ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض روایات
میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ میں بنده ہوں مجھے معلوم نہیں کہ
اس دیوار کے چیچے کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے
کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح نہیں.
ایسا ہی لائق بوا الصلوٰۃ (نماز کے قریب میں جاؤ۔ ت) پر عمل کرو گے تو خوب چین سے
رہو گے ۶

اس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ

امام ابن حبیر عسقلانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں لاَ أَصْلَلَ لَهُ بَهْتِي حکایت مغض
لَهُ صَحِحُ الْبَغَارِيِّ كَتَابُ الْمَغَازِي ۲/۴۰۷ و سُفْنُ التَّرْمِذِيِّ كَتَابُ التَّفْسِيرِ حَدِيثُ ۳۲، ۳۸/۵

۳۸ القرآن الکریم ۳۸/۵

تہ مارج التبیت "لا علم ما درای جداری ایس سخنے اصل نہ دارد" مکتبہ فوریہ رضویہ سکر ۱/۱
کے المواہب اللہنیۃ المقصد الثالث الفصل الاول المکتب الاسلامی بیروت ۲۲۸/۲

بے اصل ہے۔

امام ابن حجر مکنی نے فضل القرآن میں فرمایا: لَمْ يُعْرَفْ سَنَدُّ اسِّ کے لئے کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ افسوس اسی منزہ سے مقام اعتقادیات بنا، احادیث صحاح بھی نامقیول بھہانا، اسی منزہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عظیم گھٹا کر ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور طبع کاری کے لئے شیخ محقق کا نام لکھ جانا حصر احتجاج فمار ہے کہ اس حکایت کی جڑا زینیاد۔ آپ اس کے سوا ایسا کہتے کہ ایسوں کی داد نہ فریاد۔ اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کےمناقب عظیمہ اور باب فضائل سے نکلا اکر اس تنگنے میں داخل کرائیں تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی مردوں بنائیں اور حضور کی تفہیص شان میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل بے سند مقولے سب سماجیں خر

حال ایمان کا معلوم ہے بس جلنے دو

بالجملہ بحدالله تعالیٰ زیدؓ تھے احمد تعالیٰ کا دعویٰ آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل و جبیل طور سے ثابت ہیں میں اصلاً مجال دم زدن نہیں۔ اگر ہمارا کوئی دلیل ظلتی تھیص سے قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مرضیل ہو جاتی، نہ کہ صحیح مسلم و صحیح بخاری وغیرہ اشتن و صحاح و مسانید و معاجم کی احادیث صریح، صحیح، کثیرہ، شہیرہ اس عموم و اطلاق کی اور تاکید و تائید فوارہ ہی ہیں۔

احادیث مبارکہ

صحیحین بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

<p>قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر ابتداءً آفریمیش سے قیامت سک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرمادیا ، کوئی پیز زہچوڑی ، جسے یاد رہا یا درزا جو بھول گیا و نیسہ من نسیہ یہ</p>	<p>رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاماً ماترک شیدا یکوت فی مقامہ ذلک الی قیام الساعة الاحداث یہ حفظہ من حفظہ و نسیہ من نسیہ یہ</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لَهُ أَفْضَلُ الْقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

۱۷ مشکوٰۃ المصایع بر متفق علیہ کتاب الفتن الفصل الاول مطبع مجمعیتی دہلی ص ۴۶۱

صحیح مسلم . کتاب الفتن قدری کتب خانہ کراچی ۳۹۰/۲

مسند احمد بن حنبل عن حذیفہ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳۸۵ و ۳۸۹

یہی مصروف احمد نے مسنن، بخاری نے تاریخ، طبرانی نے مجمع بکری میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت امیر المؤمنین عمار فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے،

ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنین کے جنت اور دوزخوں کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرمادیا، یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔

قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتیٰ دخل اهل الجنة منازلهم و اهل الناس منازلهم حفظ ذلك من حفظه و نسيه من نسيه له

صحیح مسلم شریف میں حضرت عمر و بن الخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ خجراً سے غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا، یعنی میں ظہر و غصر کی نمازوں کے علاوہ کچھ کام نہ کیا فاخبرنا یہاً هو کائن الی یوم القیمة فاعلمنا احفظه اس میں سب کچھ ہم سے بیان فرمادیا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہم میں زیادہ علم والا ہے ہے جسے زیادہ یاد رہا۔

جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرہ امامہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متعدد میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا اس نے اپنا فرائیتہ عز وجل وضع کفہ بیٹ کتنی فوحویت بود اناملہ بیٹ میں اُس کی شہزادگان محسوس ہوتی اسی وقت ہر جو زندگی فتحلی کل شفی و عرفت ہے مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:

یہ حدیث حسن صحیح ہے، میں نے امام بخاری سے

هذا حدیث حسن سائل محدثین اسماعیل

لہ صحیح بخاری کتاب بد المختن باب ما جا فی قول اللہ و حوالہ ذی یہا الْخَلَّا اَنَّهُ قَدِیْحی کتبخانہ کراچی ۱/۳۵۲
۲۔ صحیح مسلم کتاب الفتن قدمی کتبخانہ کراچی ۲/۳۹۰
۳۔ سنن الترمذی کتاب التفسیر حدیث ۳۲۳۶ دار الفکر بروت ۵/۱۶۰

عن هذالحادیث فقال صحيح یہ اس کا حال پوچھا، فرمایا؛ صحیح ہے۔
 اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی معراج منامی کے بیان میں ہے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا؛
 فعلمت ما قی السموات و عادی الارض یہ
 جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب میرے
 علم میں آگیا۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں؛
 پس دلستم ہرچہ درآسمانہا و ہرچہ درزمین یا
 چنانچہ میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے
 بود عبارت است اذ حصولِ تامة علوم جزوی
 اور جو کچھ زمینوں میں ہے یہ تبیر ہے تمام علوم
 کے حصول اور ان کے احاطت سے چا ہے وہ
 وکلی و احاطت آئی گی
 علوم جزوی ہوں یا کلی۔ (ت)

امام احمد مسنداً و ابن سعد طبقات اور طبرانی مجمع میں بسنده صحیح حضرت ابوذر غفاری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن علی و ابن عین و طبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی؛
 لقداً تركنا ساسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر
 نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر
 چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا
 جناحیہ فی السماء الا ذكر لمن
 نہ فرمادیا ہو۔
 منه علماء۔

نسیم الریاض شرح شفاء، قاضی عیاض و شرح زرقانی للواہبیہ میں ہے؛
 هذا اتسلیل لبيان کل شئی تفصیلًا یہ ایک مثال دی ہے اس کی کربنی صلی اللہ

- ۱۔ سنن الترمذی کتاب التفسیر حدیث ۳۲۳۶ دار الفکر یروت ۱۶۱ / ۵
 ۲۔ " " " " " " " " " " " " ۱۵۹ / ۵
 ۳۔ اشعة المفاتیح کتاب الصلوٰۃ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کتبہ فوریہ رضویہ سکھ ۳۲۳ / ۱
 ۴۔ مسنداً حمداً بن حبیل عن ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی یروت ۱۵۲ / ۵
 ۵۔ مجمع الزوائد عن ابی الدرداء کتاب علامات النبرة باب فیها اوقی من العلم دار المکتبہ ۲۹۳ / ۸

تاسِرَةُ واجْمَالًا أُخْرَىٰ يَهُ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز بیان فرمادی کبھی تفصیل
کبھی اجمالاً۔

مواہب امام قسطلاني میں ہے:

اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضر صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ علم دیا اور تما
اگلے چھللوں کا علم حضور پر القاری کی، صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔

ولا شک ات اللہ تعالیٰ قد اطلعه علی
أَنْزَيَدَ مِنْ ذَلِكَ وَالْقَرْفَ عَلَيْهِ
عِلْمُ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ يَه

طبرانی مجمع بحر الرئیسین بن حادی کتاب الفتن اور ابو القاسم حلیہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عن
سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

بیشک میرے سامنے افسوس و جل نے دنیا
اٹھا لی ہے اور میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت
سک ہونے والا ہے سب کچھ ایسا دیکھ رہا ہوں
جیسے اپنی ہستیلی کو دیکھ رہا ہوں اس روشنی کے
سبب جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے روشن فرمائی
جیسے محمد سے پہلے انبیاء کے لئے روشن کی تھی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان اللہ قدر فعل الدنیا فانا انظر اليہ
والی ما هو كافٌ فیها الیوم القيامة
کانتها انظر الی کفی هذہ جلیان من
الله جل جل جل نبیہ کما جل جل نبیت
من قبلہ یہ

اس حدیث سے روشن ہے کہ جو کچھ ساوات داررض میں ہے اور جو قیامت تک ہو گا، اس سب کا
علم اگلے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عز جلالہ اس تمام ما کان ما ناگون
کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرمادیا، مثلاً مشرق سے مغرب تک سماں سے سکت تک، ارض سے غلک

لـ نسیم الریاض فی شرح شفار العاضی عاض فصل دین ذلک طالع ان مرکز الہمت برکاتی ضاگوت ۱۵۳/۳

شرح الزرقانی علی المواہب البدینیۃ المقصد الثانی من الفصل الثالث القسم الثانی دار المعرفۃ بروت ۲۰۶

لـ المواہب البدینیۃ ۱۵۴/۴

۱۰۱/۶ ترجمہ ۳۳۸ حدیث بن کریب دارالکتاب العربي بروت

کنز العمال حدیث ۳۱۸۱ و ۳۱۹۴ موسیٰ الرسالہ ۱۱/۳۷۰ و ۳۷۱

نہ اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابو ایم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسیل ہزار بار پڑھا اس سب کو
الیسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ ایمانی نگاہ میں یہ نقد رتّ الہی پر دشوار اور نہ عورت
و جاہت انبیاء کے مقابل بسیار، مگر مفترض یہ چارے ہجت کے یہاں خدا تعالیٰ کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پڑی
کے پتے گن دیتے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرکِ اکبر کہنا پا جائیں اور جو امر کوام و علمائے اعلام ان سے سند
لائے، انھیں مقبول مسلم رکھتے آتے، جیسے امام خاتم النبیوں جلال اللہ تعالیٰ و الدین سیوطی مصنف خصائص کبریٰ
و امام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحب موابہب الدینیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن حجر علیہ السلام شارح
ہمزیہ و علام شہاب احمد مصری خفاجی صاحب نسیم الریاض شرح شخا رقاضی عیاض و علام محمد بن عبد الباقی
ذریقانی شارح موابہب وغیرہم و حجۃ اللہ تعالیٰ انھیں مشرک کہیں۔ والیہا ذ باللہ رب العالمین۔
صحیح مسلم و مسنداً امام احمد و حسن ابن ماجہ میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عرضت علی امتی یا عمالہ ما حستہا میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک و بد
و قبیحہ ایہ کے ساتھ میرے حضور پیش کی گئی۔

طبرانی اور ضیاء مختار میں حدیث بن اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عرضت علی امتی الباصرة لسدی
میرے سامنے پیش کی گئی بیٹک میں ان کے ہر
شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم
میں کوئی اپنے ساختی کو پہچانے۔
بالرجل منهم من احدکم
بصاحبہ ایہ

والحمد للہ رب العالمین (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہاںوں کا
پروار گاہ رہے۔ ت)

لـ صحیح مسلم کتاب المساجد یا ب النہی عن البصاق فی المسجد قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۰۶/۱
مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۸۵/۵
لـ الجامع الکبیر حدیث ۳۰۵ کتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۸۱/۳
کنز العمال حدیث ۳۱۹۱۱ موسیٰ الرسالہ بیروت ۳۰۸/۱۱

اقوال ائمۃ کرام

امام اجل سیدی بو صیری قدس سرہ ام القری میں فرماتے ہیں،
وسم العالمین علماء و حکماء۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عالم و حکمت
تمام جہان کو محیط ہوا۔

امام ابن حجر کی اس کی شرح افضل القری میں فرماتے ہیں،

لات اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم یہ اس نے کہ بیشک عروج نے حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو ب فعلم علم الاولین والآخرین
ماکاف و ما یکوت یہ اگلے پھلوں اور ماکان و ما یکون کا عالم
حضور پر فخر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہو گیا۔

امام حبیل قدوس المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاد امام حافظ اشان ابن حجر عسقلانی
شرح مذہب میں پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت
علیہ الخلافت مت لدن تک کی تمام مخلوقاتِ الہی حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقاتِ ادمر علیہ الصلوٰۃ والسلام ای
گز شہزاد اور آئندہ سب کو پھان یا جس طرح آدم
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے۔ قیام الساعۃ فصر فهم کلمہ کما عُلِمَ
ادم الاسماء یہ

علامہ عبد الرؤوف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں،

النفوسُ الْقُدُّسَةُ إِذَا تَجَرَّدَتْ
عن العلائق البدنية التسللت
بِالملاءِ الاعلَى وَلَهُ يُبَيِّنُ لَهَا حجابَ
پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جُدا
ہو کر عالم بالا سے ملتی ہیں ان کے لئے کوئی
پرده نہیں رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی اور

لہ مجموع المحتون مِنْ قصيدة الہمزة فی مدح خیر البرية الشیون البدینیہ دولۃ قطر ص ۱۸
لہ افضل القراء ام القری

نسیم الریاض ایاب الثالث الفصل الاول فيما ورد من ذکر مكانة مركز الہنسنیت برکات خاصہ بجزء المذہب ۲/۲۰۸

ستی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں۔

فتری و تسم المکل کالمشاهد ۱

امام ابن الحاج کی مدخل اور امام قسطلانی موابہب میں فرماتے ہیں :

بیک ہمارے علمائے کرام حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت دنیوی اور
اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات
میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں، ان کے
ہر حال ان کی ہر نیت ان کے ہر ارادے، ان کے
دلوں کے ہر خطرے کو پہانتے ہیں، اور یہ سب
چیزیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایروشن
میں جن میں اصلًا کسی طرح کی پوشیدگی نہیں۔

قد قال علماءُنا رحمهم الله تعالى
لا فرق بين موته و حياته صلى
الله تعالى عليه وسلم في مشاهدته
لامته ومعرفته با حواله وهو
نياتهم وعذائهم وخواطركم
وذلك جل عنده لأخفاء
به ۲

یہ عقیدے میں علمائے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جتاب ارجح میں، جل جلالہ و صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔

شیخ شیوخ علمائے ہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالیٰ مرقدہ المکرم مدارج شریف

میں فرماتے ہیں :

ذکر کن اور دو دلفرست بر وے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، و باش
در حال ذکر گویا حاضر سنت پیش او
در حالت حیات و می بینی تو او را متادب
با جلال و تعظیم و ہبیت و امید بدان ک
وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند و می شنو
کلام ترازیرا کر وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لـ التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث حیدث کنتم فصلوا على امـ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۵۰۲ / ۱
لـ المدخل لابن الحاج فصل فی الكلام علی زیارة سید المرسلین دار المکتب العربی بیروت ۲۵۲ / ۱
الموابہ الدینیۃ المقصود العاشر الفصل الثاني المکتب الاسلامی ۵۸۰ / ۳

متصرف است بصفاتِ اللہ ویکے از صفاتِ الہی اللہ کی ایک صفت یہ ہے کہ جو مجھے یاد کرتا ہے
آنست کہ انا جلیس من ذکر فی یہ میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار تحسیں شیخ محقق پر، جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیکھنا ہمیں بیان کیا ہاں کہ
بڑھایا تا کہ اسے کوئی گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے۔ غرض ایمانی نکالا ہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر
کھینچ دی کہ :

اعبدِ اللہ کا نک تراہ فان لم تکن تراہ اللہ تعالیٰ کی جادت کر، گویا تو اسے دیکھ رہا ہے
فانہ براؤ۔ اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ تو یقیناً تجھے دیکھتا ہے
جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علی نبی و آلہ و بارک وسلم۔

نیز فرماتے ہیں :

ہرچیز در دنیا است زمانِ آدم تا نفسہ اولیٰ
بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکشف ساختہ
تاءہد احوال را از اول تا آخر معلوم کرد و
یاران خود را نیز بعضی از احوال خبر
دادیتے کی اطلاع دی۔

نیز فرماتے ہیں :

وهو بكل شئ علیم و وَيَعْلَمُ
تعالیٰ علیہ وسلم و انا است ہمہ چیزیں
از شیونات ذات الہی و احکام صفات
حق و اسما و افعال و آثار و جمیع علوم ظاہر و
باطن اول و آخر احاطہ نموده ومصادق فوق
کل ذی علوم علیم علیہ من الصلوٰت افضلها

لے مارج النبوة باب یازدهم وصل نوع ثانی کر تعلیٰ معنوی است اذن مکتبہ نورید رضویہ سکھر ۶۲۱/۲
لئے صحیح بخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/۱
صحیح مسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۹/۱
لئے مارج النبوة باب پنجم وصل خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نورید رضویہ سکھر ۱۹۳/۱

وَمِن التَّحْيَاتِ اَتَهَا وَأَكْلَهَا۔
وَأَكْلَ سَلَامٌ هُوَ (ت)

شَاه ولی اللہ دہلوی، فیوض الحرمین میں بحث ہے ہیں :

فاضَ عَلَى مَنْ جَنَابِهِ الْمَقْدَسُ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كِيفِيَّةُ تَرْفَعِ الْعَبْدِ مِنْ حَيْزِهِ الْفَيْ
حَيْزِ الْقَدْسِ فَيَسْجُلُ لَهُ حَيْنَيْدِ
كُلُّ شَيْءٍ كَمَا أَخْبَرَ عَنْ هَذَا الْمَشْهُدِ فِي
قَصْدَةِ الْمَعْرَاجِ الْمَنَانِيِّيَّةِ

حضردار قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
بارگاہ اقدس سے مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا
کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر ترقی
کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہو جاتی ہے جس
طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
اس مقام سے معراجِ خواب کے قصہ میں بخردی۔

قرآن و حدیث و اقوال ائمۃ حدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا الفصاف دے تو
یہی اقل تدلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہوئے یعنی شمس و آس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدہ مذکورہ زید
کو معاذ اللہ کفر و مشرک کہنا خود قرآن عظیم پر تھمت رکھنا اور احادیث صحیح صریح شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور
پرکشش ائمۃ دین و اکابر علمائے عاملین و اعاظم علمائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، یہاں تک
کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز حاجب کو بھی عیاذ ابا اللہ کافر و مشرک بنانا اور بکلم ظواہر احادیث
صحیح و روایات معتبرہ فقیر کے رسالہ النہی الا کید عن الصلوٰۃ و راء عدی التقید
ترجیحات و تصریحات فیقر کے رسالہ النہی الا کید عن الصلوٰۃ و راء عدی التقید
رسالہ الکوکبة الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیۃ وغیرہ صما میں
ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندوں کو اتنا نہیں سوچتا کہ علم الہی ذاتی ہے اور علم غلط عطا فی۔
وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ ناخلوق یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ ضروری البغا
یہ حبائۃ الفنا، وہ مقتنی التغیر یہ ممکن التبدل۔ ان عظیم تفرقتوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا
منکر کسی مجنون کو بصیرت کے اندرے اس علم ماکان و مایکون معنی مذکور ثابت جانتے کو معاذ اللہ
علم الہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العقلۃ نہ علم الہی تو علم الہی جس میں غیر متناہی علم

لہ مارج النبوۃ مقدمۃ الکتاب مکتبۃ فوریہ رضویہ سکھر ۱/۲ و ۳
لہ فیوض الحرمین مشہد اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرف کتاب نازل کرنے کے وقت یا کرتا ہے محمد سعید نہ مذکور اچھی صفحہ ۱۹۷

تفصیل فراوانی بالفعل کے غیرتناہی سلسلے غیرتناہی یا وہ جسے کویا مصطلح حساب کے طور پر غیرتناہی کا
مکعب کہتے بالفعل و بالدوام از لاؤ بڈا موجود ہیں۔ یہ شرق تا غرب و سماوات وارض و عرش تا فرش
وما کان وما یکون من اوّل یوم الی آخر الیام سب کے ذرے کا حال تفصیل سے جاننا و
بالجملہ جملہ مکتوبات روح و مکونات قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک
چھوٹا سا ملکہ ہے، یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسیین کرام علیہ و علیہم افضل الصلة
و اکمل السلام بلکہ ان کی عطا سے ان کے غلاموں، بعض اعاظم اولیاء عظام قدست اسرار ہم کو ملنا،
اور ملتا ہے۔ ہنوز علوم محمدیہ میں وہ بھارہ خاتارنا سید اکنار ہیں جن پر ان کی افضیلت کلید اور افضیلت مطلقاً
کی بنیار ہے۔ اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں امام اجل محمد بو صیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر
قصیدہ برده شریعت میں فرماتے ہیں، سے

فَانْ مَنْ جُودَكَ الدِّنِيَا وَضَرَبَهَا
وَمِنْ عِلْمِكَ عِلْمَ الْلَّوْحِ وَالْقَلْمَ
يُعْنِي يار رسول اللہ ! دنیا و آخرت دونوں حضور کے خواں جوہ و حکم سے ایک ملکہ ہیں اور روح و قلم کا تمام
علم جن میں ما کان وما یکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک
و سلم و علی اللہ و صحبک و بارک و سلم۔

مولانا علی فاری علیہ رحمۃ الباری زیدہ شرح برده میں فرماتے ہیں،

یعنی تو پسح اس کی یہ ہے کاظم روح سے مراد نقوش
توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما اثبت
قدس و صور غیب میں جو اس میں منقوش ہوئے
فیه من النقوش القدسية و
اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل نے
الصور الغيبة وبعلم القلم ما اثبت
جس طرح چاہا اس میں و دلیعت رکھے، ان
فیه کماشاء والا ضافة لادنی ملابسة
دوںوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقے یعنی
وکوف علمہما مت علومہ
محیث نقص و اثبات کے باعث ہے اور ان
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ف : تمام ما کان وما یکون کا علم علوم حضور سے ایک علم ہے، یہ تو ان کی عطا سے ان کے
غلاموں اکابر اولیاء کو بھی ملتا ہے ۱۲ منہ

ان علومہ تنوع الکلیات والجزئیات
وحقائق ومعارف وعوارف
تعلق بالذات والصفات وعلمہ انسما
یکون سطراً مرت سطوس علمہ و
نہرًا من بحور علمہ ثم مع هذا
ہومن برکۃ وجودہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم

دو فوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں ان کا علم علوم محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہوتا، اس لئے
کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم بہت
اقام کے ہیں، علوم کلیہ، علوم جزیری، علوم حقائق
اسیما، علوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ
ذات و صفات حضرت عزت جل جلال سے متعلق
ہیں اور لوح و قلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں
سے ایک سطر، اور ان کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں، پھر یہ اس ہمہ وہ حضور ہی کی برکت و جواد سے تو ہیں،
کہ اگر حضور نہ ہوتے تو نہ لوح و قلم ہوتے نہ ان کے علوم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و بارک وسلم.
منکرین کو صدمہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے تیامت
تک کے تمام ماکان و مایکون کا علم تفصیل مانا جاتا ہے لیکن بجد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ماکان و مایکون
علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم محدثوں سے ایک نہر بلکہ یہ پایاں موجودی سے ایک
لہر قرار پاتا ہے۔

اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے
تمام چنانوں کا۔ اور باطل والوں کا دہانی خسارہ ہے۔
ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی
بیماری اور برٹھائی۔ اور فرمایا گیا کہ ذور ہوئی
بے انصاف لوگ۔ (ت)

والحمد لله رب العالمين ۵ و خسر
هذا لك المبطلون ۵ في قلوبهم مرض
فنادهم الله مرضًا ، وقيل بعدًا
للقوم الظالمين ۵

قصص حصر

یعنی جن آیات و احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصہ اللہ تعالیٰ ہے، مولیٰ عز وجل
کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعاً حق اور بجد اللہ تعالیٰ مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر مستکبر کا اپنے دوستے
باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بنی پر حضور پر فور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ماکان و مایکون بمعنی

ذکور مانتے والے پر حکم کفر و ضلال، نصیحتون و خام خیال بلکہ خود مستلزم کفر و ضلال ہے۔

علم بہ اعتبارِ مثاہد و قسم کا ہے؛ ذاتی، کوپنی ذات سے بے عطا ہے غیر ہے۔ اور عطا فی، کہ اللہ عز وجل کا عظیمہ ہے۔ اور بہ اعتبارِ متعلق بھی دو قسم ہے، علم مطلق یعنی محیطِ حقیقی، تفصیلی فعلی فراوائی کہ جمیع معلوماتِ الہیہ عز وجل۔ کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہی ہے وہ بھی غیر متناہی بار دل جائے رخود کرنے ذاتِ الہی داحاطہ تمام صفاتِ الہیہ مانا متناہی سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلًا مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا، اگر محیط باحاطہ حقیقیہ نہ ہو۔ ان تفہیمات میں علم ذاتی و علم مطلق یعنی ذکور بلا شہہ اللہ عز وجل کے لئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لئے ان کے حصول کا کوئی بھی قابل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کر آئے کہ علم ما کان و ما یکون یعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیل بروجہ اتم و اکمل ہو علومِ محمدیہ کی وسعتِ عظیمہ کو نہیں پہنچا، پھر علومِ محمدیہ تو علومِ الہیہ میں، جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عز وجل سے خاص نہیں بلکہ قسم عطا فی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے۔ مولی عز وجل کا علم عطا فی ہونے سے پاک ہے، تو نصوصِ حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسم اول مراد ہو سکتی ہے ذکرِ قسم اخیر، اور بدائرہ ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ما کان و ما یکون یعنی مزبور بلکہ اس سے ہزار درہزار ازید و افزون علم بھی کہ بہ عطاے الہی مانا جائے، اسی قسم اخیر سے ہو گا، تو نصوصِ حصر کو مدعاۓ مخالفت سے اصلاح مس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جماعت پر نصیحت ہیں وللہ الحمد، یعنی باشکم خود بدینہی واضح ہے، ائمۃ دین نے اس کی تصریح بھی فرمائی۔

امام اجلابوزکریانو ولی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ پھر امام ابن حجر عسکری رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ

حدیثیہ میں فرماتے ہیں :

یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلوماتِ الہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں، رہے انسیاء کے مجنونے اور اولیاء کی کرامتیں، یہ تو اللہ عز وجل کے بنانے سے انھیں علم ہو اے یونہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

لایعلم ذلك استقلالاً و علم
احاطة بكل المعلومات الا
الله تعالى اما المعجزات
والكرامات فباعلام الله
تعالى لهم علمت و
كذا ما علم باجراء العادة۔

لہ فتاویٰ حدیثیہ مطلب فی حکم ما اذ اقال قائل فلاں یعلم الغیب مصطفیٰ ابیالی مصر ص ۲۲۸

مخالفین کا استدلال مخصوص باطل و خیال محال ہونا تو ہمیں سے ظاہر ہو گیا، مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خدا اور اری کفر و ضلال کا تمثیل ہے، نیز انھیں میں روشن کیا کہ خلیٰ کے لئے ادعائے علم غیب پر فقہ کا حکم کفر بھی درجہ اول کے حقیقت حق میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخراجے طرزِ فقہا میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر مکر کا وہ زعم مردود ہے جس میں حضور ﷺ علیہ وسلم کی نسبت "کچھ نہیں جانتے" کا لفظ تپاک ہے وہ بھی کلمہ کفر و ضلال بیباک ہے۔ بکرنے جس عقیدے کو کفر و شرک کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بد فرجام بکا، خود اسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے، لاجرم بکر کی نیقی مطلق شامل علم عطا بھی ہے اور خود بعض شیاطین الائش کے قول سے استناد بھی اس تطہیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں دو نوع صورت پر حکم شرک دیا ہے۔ اب اس لفظ قبیح کے کلمہ کفر صریح ہونے میں کیا تأمل ہو سکتا ہے۔ قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی ﷺ علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیاء کا انکار، سید عالم ﷺ علیہ وآلہ وسلم کی تتفییض مکان بلکہ رب العزة جلالہ کی توہین شان۔ ایک "کفر ہوں تو گئے جائیں۔ والیعما ذبیحہ سب العالمین۔"

یوں ہی اس کا قول کہ "اپنے خاتمے کا بھی حال معلوم نہ تھا" صریح کلمہ کفر و خسار اور بیشا ر آیات قرآنیہ و احادیث متواترہ کا انکار ہے۔ ایک کیر لیغفر لک اللہ محدث صحیحین بخاری و مسلم، بعض اور سنئے، قال اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ت) :

وَلِلآخرة خير لَكْ مُنْتَ الْأَوَّلِ لَيْهُ اے نبی ! بیشک آخرت تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (اللَّهُ تَعَالَى نے فرمایا۔ ت) :

وَلَسَوْفَ يَعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضُنَ لَيْهُ بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب تھیں اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

فت، اپنے خاتمے کا حال حضور کو معلوم نہ مانتا صریح کفر ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (اللَّهُ تَعَالَى نَفْرَمَايَا - ت) :
يَوْمَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا مَنْ أَمْنَوْمَعَهُ
نَوْرُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبَأْيَمَانِهِمْ يَلْهُ
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (اللَّهُ تَعَالَى نَفْرَمَايَا - ت) :

عَسْلَى اَنْتَ يَبْعَثُكَ رَبُّكَ مَقَامًا
قَرِيبًا هُوَ كَمَحَارَبٍ تَحْمِسْ تَعْرِيفَتَكَ مَكَانًا
مِنْ بَيْنِ الْجَهَنَّمِ اَوْ لَمِنْ دُوَّارِيْنِ وَآخَرِينَ سَبَقَ تَحْمَارِي
حَمْدَكَ رَبِّيْكَ .

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (اوَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَفْرَمَايَا - ت) :
تَبَرُّكَ الدُّنْيَا اَشَاءَ جَعْلَكَ خَيْرَامِنْ ذَلِكَ
جَنَّاتٌ تَجْرِيْعَهُ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ
وَيَجْعَلُكَ قَصْوَرًا ۱۵

بُرْيٌ بُرْكَتْ دَالَاهِيْهُ وَهُوَ جَسْنَ نَفْيِيْ مَشِيتَسِيْتَ سَيْ
تَحْمَارَيْ لَيْ اَسْغَانَدُو بَاغَ سَيْ (جَسْنَ کِیْ
طَلَبَ يَهْ کَافِرَ کَرَرَهِیْ ہِیْ) بَهْتَرَ چِیزَیْ کِرَدِیْ چِیزَیْ
جَنَّ کَے نَیْجَے نَہْرِیْ رَوَانَ اوْرَوَهْ تَحْمِسْ بَهْشَتَ بَرِیْ
کَے اوْنَجَے اوْنَجَے مَحْلَ بَخْشَتَ گَا.

عَلَى قِرَاءَةِ الرَّفِعِ قِرَاءَةُ بَنْ كَثِيرٍ
وَابْنِ عَامِرٍ وَبِرْوَادِيَةِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ
عَاصِمٍ - اَنَّى غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْآيَاتِ .

يَجْعَلُ کَوْمَرْفُوْعَ پُرْسَنَے کَیْ لَقَدِيرَ پُرْجَکَہِ اِبْنِ کَثِیرٍ
اوَرِ اِبْنِ عَامِرٍ کَیْ قِرَاءَةٌ ہے اَوَرِ الْبُكْرِ کَیْ عَاصِمٍ
سَے یَہِ روَايَتٌ ہے - اَسَ کَے عَلَاؤهِ اوْرَبِھِی
مَتَعَدُّدَوَآيَاتٌ ہِیْ - (ت)

اور احادیثِ کِرِمِ مِیں تو جس تفصیلِ جیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و
خصائص وقتِ وفاتِ مبارک و برزخِ مطہر و حشرِ متور و شفاعت و کوثر و خلافت عَلَيْهِ و سیادتِ کَبُرِی
و دخولِ جنت و روایتِ وغیرہ وارد میں، انھیں جمیں کیجئے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے۔ یہاں صرف

عہ دوڑے گا ۱۲

ایک حدیث تبرکات سن لیجئے۔

جامعہ ترمذی وغیرہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

جب لوگوں کا حشر ہو گا تو سب سے پہلے میں مزار امیر سے باہر تشریف لاؤں گا، اور جب وہ سب دم بخود رہیں گے تو ان کا خطبہ خوان میں ہوں گا، اور جب وہ روکے جائیں گے تو ان کا شفاعت خواہ میں ہوں گا، اور جب وہ نامید ہو جائیں گے تو ان کا بشارت دینے والا میں ہوں گا عربت کیلئے اور تمام کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہوں گی،

وار الحمد لله اس دن میرے ہاتھ میں ہو گا، بارگاہِ عزت میں میری عزت تمام اولادِ آدم سے زائد ہے، ہزار خدمتگاریے اور گرد گھومیں گے کویا وہ گزوں غباریے پاکنہ انڈے ہیں محفوظ رکھے ہوئے یا جگہ کاتے موئی ہیں بکھرے ہوئے۔

بالجملہ بکر پر مکر کے گمراہ و بدین ہونے میں اصلاً شبہ نہیں، اور اگر کچھ نہ ہوتا تو صرف اتنا ہی کہ تفویہ الایمان پر جو حقیقتاً تفویہ الایمان ہے اس کا ایمان ہے، یعنی اس کا ایمان سلامت نہ رکھنے کو بس تھا، جیسا کہ فقر کے رسالہ الکوکبة الشہابیۃ وغیرہ کے مطابعے سے ظاہر ہے

اذا كان الغراب دليل قوم سیہدیہم طریق المہالیتہ

(جب کوئی کسی قوم کا رہسیہ ہو تو وہ اس کو بلاکت کی راہ پر ڈالی دے گا۔ ت)

والعیاذ بالله تعالیٰ ۔

لہ جامع الترمذی باب المناقب باب منه امین کمپنی دہلی ۲۰۱/۲

دلائل النبوة ذکر الفضیلۃ الرابعة باقسام اللہ بحیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم المکتب بیروت ص ۱۳

سنن الدارمی باب ما اعطی لبني صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۲۹ دار المحسن للطباعة ۱/۳۰

الدر المختار بحوالہ ابن مردویۃ عن انس رضی اللہ عنہ مکتبۃ آیۃ العظیم قم ایران ۴/۳۰

وہ شخص جو شیطان کے علم ملعون کو علم اقدس حضور پر فور عالم بنا کاں و ما یکوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کے اس کا جواب اس کفرتائی ہندیں کیا ہو سکتا ہے ان شاء اللہ القهار (اگر بہت تھر فرمانیوڑے خدا نے چاہا۔ ت) روزِ جزا وہ ناپاک نام بخار اپنے کیفر کفری کفار کو ہنسنے کا وسیع علم الذیث ظلموا ای منقلب ینقلبیوں (اب جانا چاہتے ہیں ظالم کو کوئی کروٹ پر پلا کھائیں گے۔ ت) یہاں اسی قدر کافی ہے کہ ناپاک کلہ صراحتاً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لکھنا ہے، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لکھنا کلہ کفرتہ ہوا تو اور کیا کلہ کفر ہو گا۔

والذین یؤذونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عذابَ الْيَمِّ
اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دُکھ کی مار ہے۔

انَّ الَّذِينَ يُؤذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعْنُهُم
اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ طَوْاعَدَهُم
عذابًا مَهِينًا ۚ
رسول کو، اللہ نے ان پر لعنت فرمائی ہے دنیا اور آخرت میں، اور ان کے لئے تیار کر رکھی ہے قاتل مار۔

شفاء امام اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خطا جی سعی بسم الریاض میں ہے،
جیمع من سبت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشتمة او عابه هـ
یعنی جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کالی و ساء
یا حضور کو عیب لگائے اور یہ کالی دینے سے عالم تر
اعم من السب فانت من قال فلان
ہے کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اس نے
ضرور حضور کو عیب لگایا، حضور کی توہین کی، اگرچہ
سابق والحاکم فيه حکم الساب
کالی نہ دی، یہ سب کالی دینے والے کے حکم
من غیر فرق بینهما (لاغتنمی
میں ہے۔ ان کے اور کالی دینے والے کے حکم
منه) (فصل) ای صورۃ (و لا
کا استثناء کریں نہ اس میں شک و تردود کو
نمتری) فيه تصریحات

راہ دیں، صاف صاف کہا ہو یا کنایہ سے، ان سب احکام پر تمام علماء اور ائمہ فتویٰ کا جماعت ہے کہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آج تک برابر چلا آیا ہے۔ احمد مختصرًا

ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں معافی اور غایت چاہتے ہیں، اور کثرت کے بعد قلت سے اسکی پناہ چاہتے ہیں۔ نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی سیکی کرنے کی قوت مگر بلندی و عظمت والے خدا کی توفیقی سے۔ اور درود نازل فرشتے اللہ تعالیٰ رسولوں کے سردار پر۔ اور اللہ سبحانہ سمجھنے و تعالیٰ خوب

جانا ہے۔ (ت)

فَقِيرٌ عَزِيزٌ الْوَلِيُّ الْقَدِيرُ نے اس سوال کے ورود پر ایک بہس طریقہ "بھر عباب" منقسم بچار باب مسمی پہ نام تاریخی مائی الحبیب بعلوم الغیب کی طرح ڈالی۔

باب اول فصوص یعنی فوائد جلیلہ و نفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کے مقدمات ہوں۔

باب دوم فصوص یعنی اپنے مدعا پر دلائل جلال قرآن و حدیث و اقوال ائمہ قدیم و حدیث۔

باب سومہ عموم و خصوص کہ احاطہ علوم محمدیہ میں تحریر محل زادع کرے۔

باب چھہا سہر قطعہ المخصوص یعنی اس مسئلے میں تمام مہمات تجدید نو و کہن کی مرفلگی و تکشیکی، مگر فصوص و نصوص کے تجویم و دفور نے خاہر کر دیا کہ اطالب تاحد ممالک متوقع، لہذا باذن اللہ تعالیٰ فتح عامہ کے لئے اس بھر عباب سے ایک گھر شہوار لامع الانوار گویا خواہ۔ ائمہ اسرار سے درجت مختار مسمی پہ نام تاریخی اللہ عزوجل نکون فی علم البشیر ما کان و ما یکون^{۱۳} (پوشیدہ موافق بشیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ما کان و ما یکون کے بارے میں۔ ت) چن یا، جس نے مجتبی تلفیض کے عومن ففتح و تحقیق کی طرف بحمد اللہ زیادہ رُخ کی، اس کے ایک ایک فور نے فرمائیں و لارض جل جلال کے عوں سے وہ تابشیں دکھائیں کہ ظلمات باطلہ کا فور ہوتی نظر آئیں۔

او تلویحاً وهذا كلّه اجماعٌ من العلماء
وائمه الفتوی من لدن الصحابة
رضي الله تعالى علىٰ عَنْهُمْ إِلَى هَذِهِ
جِرَأَ أَعْدَ مُختصرًا.

نسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَنَعُوذُ بِهِ مِنَ الْمَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ
وَلَا حُولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِ الْمَرْسُلِينَ
وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

یہ چند حرفی فتویٰ کہ اس کے معادات سے ایک مختصر شعر شدہ اور بخطاطاریخ بنام انباء المصطفیٰ
بحال سرداخفی (مصنفوں میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پوشیدہ اور پوشیدہ ترین کے حال کی خبر
دینا۔ ت) مسمیٰ ہے۔ اس کے تمام اشارات خفیدہ کا بیان مفصل اسی پر محول ذی علم ماہر قوان ہی چنہ
حروف سے ان شاء اللہ تعالیٰ سب خرافات و جزافات مخالفین کو کیفر چنانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب
تفصیل کے ساتھ دست نکل ہوں بعوئہ تعالیٰ رسائل مذکورہ کے لائی متنلائی سے بہرہ در ہوں۔ حضرت
مخالفین سے بھی گزارش ہے کہ اگر تو فیقِ الہی مساعدت کرے یہی حرف مختصر ہدایت کرے تو ایسی چہ بہتر،
ورنہ اگر بوجہ کوتا ہی فهم و غلیظہ وہم و قلت تدریب و شدت تعصیب اپنی تمام جہالاتِ فاحشہ کی پرده دری
ان مختصر سطور میں نہ دیکھ سکیں، تو اسی مہر جہاں تاب کا انتظار کریں جو برعنایتِ الہی و اعانتِ رسالت
پناہیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی تمام ظلمتوں کی صیحہ کر دے گا۔ ان کا ہر کاسہ سوال آب زلال
رُد و ابطال سے بھردے گا۔

الآن موعد هم الصبح الیس الصبح خبردار! پے شک ان کا وعدہ صیحہ کے وقت ہے،
بقریب ط و ماتوفیقی الا باہلہ علیہ کیا صبح قریب نہیں۔ اور میری توفیق اللہ ہی
توکلت والیہ اُنیب ط کی طرف سے ہے، میں نے اسی پر بھروسائیا
اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (ت)

کیا فائدہ کہ اس وقت آپ کا خواب غفلت کچھ ہڈیات کا رنگ دکھائے، اور جب صیحہ ہدایت
افتی سعادت سے طالع ہو تو کمل جائے کہ

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو کہ افسانہ تھا
معہذہ اطائفہ ارانب و ثعالب کو یہی مناسب کہ جب شیرڑیاں کو چپل قدیمی کرتا دیکھ لیں مئی
سے ٹل جائیں، اپنے اپنے سوراخوں میں جان چھپائیں، تریہ کہ اس وقت اس کے خرام نرم پر غرّہ
ہو کر آئیں اس کی آتش غضب کو بھڑکائیں اپنی موت اپنے منہ بلایں ہے
نصیحت گوش کن جانان کر از جان دو رخواہند شغالان ہزیمت مند خشم شیر ہیجا را
(اے دوست! نصیحت سن کہ اپنی جان سے دور چاہتے ہیں شکست پسند گیرد
بپھرے ہوئے شیر کے غصے کو۔ ت)

میں کہتا ہوں یہ میرا قول ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے اپنے نے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ پاکزہ درود اور بڑھنے والے سلام ہوں ہمارے سردار محمد پر جو غیب کی تبریز دینے والے اور پوشیدہ باقتوں کو ظاہر فرمانے والے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر جو بزرگی والے سردار ہیں، اور اند سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى خُوبِ جاناتا ہے، اور اللہ جل مجده کا کلام اتم اور مستحکم ہے۔ (ت)

أَقُولُ قَوْلِ هَذَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي
وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ
الصَّلَواتُ الزَّاكِيَّاتُ وَالْمُتَحَيَّاتُ
النَّامِيَّاتُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بْنِ
الْمَغِيَّبِ مَظَهِّرِ الْخَفَيَّاتِ وَعَلَى أَهْلِ
وَصَاحِبِهِ الْأَكَارِمِ السَّادَاتِ وَاللَّهُ سَبَّحْنَاهُ
تَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ جَلَّ مَجْدُهُ
أَتَّهْمُ وَأَخْكُمُ۔



كتاب عبد المذنب احمد رضا البريلوي
عفی عنہ بیحکم المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رسالہ
انباء المصطفی بحال سر و اخف
ختم ہوا